اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

چہارشنبہ ۱۸ رجب ۱۳۷۸ھ — فی پرچہ

جلد ۴۸/۱۳ — ۲۸ صلح ۱۳۳۸ ہش — ۲۸ جنوری ۱۹۵۹ء — نمبر ۲۴

اسلامی معاشرے کا عملی نمونہ پیش کرنے کے لئے تعاون، اخلاص اور قربانی کی روح کو ہر آن ترقی دیکر اوجِ کمال پر پہنچانا ضروری ہے

اس کے بغیر اسلام کے پیشکردہ معیار کے مطابق بنی نوع انسان کی خدمت کا فریضہ کامیابی سے ادا نہیں ہوسکتا

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام اہلِ ربوہ سے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کا پُراثر خطاب

ربوہ ۔ مورخہ ۲۴ جنوری کو مسجد مبارک میں نماز مغرب کے بعد محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نائب صدر عالمی عدالت انصاف ہیگ نے دنیا میں مختلف معاشرتی نظاموں کے درمیان ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی باہمی کشمکش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسلامی معاشرے کا عملی نمونہ پیش کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ اور اس میں خاطر خواہ کامیابی حاصل کرنے کے ذرائع پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اس کے لئے اسلامی احکام کے مطابق باہمی تعاون اخلاص اور قربانی کے جذبے کو ہر آن ترقی دے کر اوج کمال پر پہونچانا ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے بغیر ہم بنی نوع انسان کی خدمت کا فریضہ جسے اسلامی معاشرے میں بنیادی اہمیت حاصل ہے کما حقہ ادا کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اس اجر و ثواب کے مستحق قرار نہیں پاسکتے۔ جو بغیر کسی جبر کے پوری بشاشتِ قلب اور دلی ذوق کے ساتھ اسلامی احکام بجالانے کے صلے میں اس کی طرف سے ملتا ہے۔

آپ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام میں اہل ربوہ سے خطاب فرمارہے تھے۔ آپ کا یہ پُر اثر و بصیرت افروز خطاب ایک گھنٹے سے بھی زائد عرصہ تک جاری رہا۔ جس میں آپ نے بعض ایسی احتیاطوں کا بھی ذکر فرمایا۔ کہ جن کو مدنظر نہ رکھنے سے تعاون اخلاص اور قربانی کی روح قائم نہیں رہتی۔ اور زوال پذیر ہونی شروع ہوجاتی ہے۔ نیز آپ نے بعض ایسے چھوٹے چھوٹے رفاہی کاموں کی طرف بھی توجہ دلائی۔ کہ جن کو فارغ اوقات میں سرانجام دیکر دنیا کے سامنے اسلامی معاشرے کا عملی نمونہ بآسانی پیش کیا جاسکتا ہے۔

جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز

اس جلسے میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ادا فرمائے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مسعود احمد صاحب جہلمی نے کی۔ بعد ازاں محترم چوہدری صاحب موصوف نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آغاز کار آپ نے جماعت میں تعاون و اخلاص اور قربانی کے اُس جذبے کی بعض پرانی مثالیں بیان فرمائیں۔ جو ابتداء ہی سے جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ نیز آپ نے بعض اُن نامور صحابہ کے تاثرات بھی بیان فرمائے جنہوں نے ایک زمانے میں قادیان آکر اس جذبے اور اس کے عملی مظاہر کو بچشم خود دیکھا تھا۔ اور اسکے خوشکن نتائج پر کمال درجہ حیرت و استعجاب کے عالم میں قدردانی کے گہرے جذبات ظاہر کئے تھے۔

(باقی ص ۸)

ربوہ میں جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلوں کا آغاز

ربوہ ۲۷ جنوری ۔ کل یہاں ساڑھے تین بجے سہ پہر کے بعد جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلوں کا آغاز ہوا۔ جامعہ کے گراؤنڈ میں تمام کھلاڑی طلبہ کے جمع ہونے کے بعد افتتاحی رسم کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو انڈونیشی طالب علم محی الدین صاحب نے کی۔ کھیلوں کے افتتاح محترم مولوی غلام باری صاحب سیف نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے اسلامی نقطۂ نگاہ سے جسمانی ورزش کے کھیلوں اور ان کی اہمیت پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔ اور پھر اجتماعی

(باقی ص ۸ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۷ جنوری ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کافی عرصے سے ٹانگ میں درد کے باعث ناساز چلی آرہی ہے۔ کل حضور نے صحت دریافت کرنے پر فرمایا:

"طبیعت ویسی ہی ہے ٹانگ کی درد میں فرق نہیں پڑا۔"

احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو صحت یاب فرمائے۔ اور اپنے فضل سے پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے

ربوہ ۲۷ جنوری ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کل مورخہ ۲۶ جنوری کو صبح بذریعہ موٹر کار لاہور تشریف لے گئے۔ آپ وہاں کچھ یوم قیام فرماکر علاج کرائیں گے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ کو جلد پوری صحت عطا فرمائے آمین

درخواستِ دعا

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی اہلیہ محترمہ آجکل کراچی میں زیر علاج ہیں۔ ایکسرے کے نتیجہ میں معلوم ہوا ہے۔ کہ گردن کی ہڈی میں کچھ نقص ہے بجلی کے ذریعہ علاج ہورہا ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مومن کا قدم

مومن کا قدم ہمیشہ آگے بڑھتا ہے۔ احباب کو جلد از جلد دیوانہ وار آگے بڑھ کر وقفِ جدید کے وعدے اپنے آقا کے حضور پیش کردینے چاہئیں۔

(انچارج دفتر وقف جدید ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۵۹ء

سوویٹ روس کے نئے رجحانات

۲۳ جنوری ماسکو کی خبر ہے کہ سویٹ جریدہ "نیو ٹائمز" نے آج ایک مضمون میں لکھا ہے۔ کہ کوئی ایسی بنیاد معلوم کرنی ضروری ہے۔ جو دنیا میں دونوں اطراف کے لئے قابل قبول ہو۔ اور یہ بنیاد خود جینے اور دوسروں کو جینے دینے کی ایسی پالیسی ہی ہوسکتی ہے جس کا مقصد ہو کہ اسلحہ کی آویزشوں کی جڑ اکھاڑ دی جائے۔ اس نے لکھا ہے کہ ہر ایک سسٹم اپنی ہستی کے احیاء کے حقوق کو پیش کر رہا ہے۔ اور اسکے فوائد کی فتح چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ متوازی زندگی بغیر مقابلہ کے نہیں ہوسکتی۔ اس نے لکھا ہے کہ سویٹ یونین نے اس مقابلہ کے چوکھٹے میں دوسرے سسٹموں کو اپنی سات سالہ ترقی کی منصوبہ بندی کے ذریعہ چیلنج دیا ہے۔ یہ اخبار آگے لکھتا ہے۔ کہ ایک میدان ہے جہاں متوازی ہستی کے اصول لاگو نہیں ہوتے۔ اور یہ میدان ہے نظریات کا۔ لیکن اس میدان میں دلائل استعمال کئے جانے چاہئیں نہ کہ گولیاں۔ اس نے کہا ہے کہ سویٹ سات سالہ منصوبہ بندی تاریخ کی روش کو تبدیل کرے گی۔ اور سوشلزم کی فوقیت ثابت کرے گی"۔

گزشتہ سالوں سے روس میں دل کی روشنی میں آنے کے رجحانات بظاہر پیدا ہو رہے ہیں۔ اگرچہ وہ پھونک پھونک کر قدم رکھ رہا ہے۔ لیکن باقی دنیا کے تعلقات قائم رکھنے کے لئے روس کی یہ تبدیلی روز بروز زیادہ ہوتی نظر آرہی ہے۔ چنانچہ مندرجہ بالا خبر سے یہ رجحانات کافی حد تک ابھر آئے ہیں اس کی بظاہر وجہ شاید روس کی وہ کامیابی ہے۔ جو اس نے چند ہوائیاں خلا میں چھوڑ کر سائنسی دنیا میں حاصل کی ہے۔ اور اب وہ سمجھنے لگا ہے کہ دنیا پر سائنس میں اس کی برتری کا سکہ جم گیا ہے اس خیال نے خواہ اس کی بنیاد خام ہو یا پختہ بہرحال خود روس کے دل میں ایک قسم کی خود اعتمادی پیدا کر دی ہے۔ ہم اس کا صحیح طور پر اندازہ نہیں کر سکتے۔ بہرحال یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ روس بیرونی دنیا سے بالکل کٹا ہوا رہنا اپنے اغراض و مقاصد کے لئے اب مضر محسوس کرنے لگا ہے۔ اور وہ کوشش کر رہا ہے۔ کہ اپنا متاع بازار میں رکھ کر اس کی قیمت چکائے فی ذاتہ اس کا یہ رجحان قابل قدر ہے اگر یہ رجحان کوئی پختہ بنیاد رکھتا ہے تو ہمیں یقین ہے کہ اس کے نتائج دنیا میں قیام امن کے نقطہ نظر سے خاطر خواہ نکلیں گے۔ لیکن اس کی گزشتہ تاریخ سے ہم محسوس کرتے ہیں۔ کہ شاید ان رجحانات میں حقیقت کی بجائے ظاہریت زیادہ ہے۔ کم از کم یہ واضح نہیں ہوتا۔ کہ آیا وہ نظریات کے مقابلہ کو صرف دوسرے ممالک تک محدود رکھنا چاہتا ہے۔ یا اپنے اثر کے حدود کے اندر بھی اس مقابلہ کو پسند کرتا ہے۔ اگر وہ نظریاتی مقابلہ صرف دوسرے ممالک تک ہی محدود رکھنا چاہتا ہے۔ اور اپنے حدود میں اس کا دخل نہیں چاہتا۔ تو ظاہر ہے کہ اس کی یہ کوشش شروع ہی سے جاری ہے۔ اور اب دوسرے ممالک اس کی چالوں سے پوری طرح آگاہ ہو چکے ہیں۔ وہ اس فریب میں آنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔

اگر روس واقعی نظریاتی مقابلہ سے اپنی برتری ثابت کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کو یقین ہے کہ آخر میں سوشلزم ہی کامران ہوگا۔ تو اس کو اپنے علاقہ کے دروازے بھی کھول دینے چاہئیں۔ اور دوسروں کو بھی اپنے نظریات کا پروپیگنڈا اس میں کرنے دینا چاہیئے۔ ورنہ یہ تو نہیں ہوسکتا۔ کہ وہ تو اپنے علاقہ کے گرد آہنی دیواریں کھڑی کئے رکھے۔ اور وہ خود بلا روک ٹوک دوسرے علاقوں میں اپنا پروپیگنڈا جاری رکھے۔

جہاں تک اخبار مذکورہ بالا کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ نظریاتی مقابلہ کے معنے شاید یہ سمجھتا ہے۔ کہ دونوں فریقوں میں سے زیادہ مادی ترقی کون کرکے دکھاتا ہے۔ بے شک مادی ترقی بھی ایک اہم جزو ہے۔ لیکن سب سے اہم چیز انسانیت کی ترقی من حیث الکل ہے۔ اگر روس کو یقین ہے کہ اس کا سوشلزم ہی ایسی ترقی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اور دلائل سے وہ اس کی برتری ثابت کر سکتا ہے۔ تو اس کو کھلے میدان میں مقابلہ کرنے سے پرہیز نہیں کرنی چاہیئے۔ وہ اپنی نیک نیتی کا ثبوت صرف اس طرح دے سکتا ہے۔ کہ خود اپنے علاقہ میں آزادی ضمیر پر سے پابندیاں اٹھالے۔ لوگوں کو دوسرے ممالک میں بلا روک ٹوک آمد و رفت کی اجازت دے۔ وہ بے شک بطور پارٹی پروگرام الحاد و دہریت کا پروپیگنڈا کر سکتے ہیں۔ لیکن دوسروں پر ایسی پابندیاں نہ لگائے۔ جو انہیں اپنے اپنے مذاہب پر کھلم کھلا اور بلا روک ٹوک عمل کرنے سے روکیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا۔ تو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنی پیشکشوں میں قطعاً مخلص نہیں ہے۔ اور اس کا باقی دنیا کی طرف تعاون کا ہاتھ لمبا کرنا محض فریب کاری ہے۔ اور کچھ بھی نہیں۔

خوراک کی کمی

حسب ذیل صدق جدید ۹ جنوری ۱۹۵۹ء سے درج کیا جاتا ہے۔

"اردو کے ادیب اور ذرا اونچے مزاحیہ نویس پروفیسر احمد شاہ بخاری (پطرس) (سابق ڈائرکٹر جنرل آل انڈیا ریڈیو) نے حال میں امریکہ میں وفات پائی ہے۔ برسوں سے وہیں قیام پذیر تھے۔ اور امریکہ کے لئے گویا صاحب البیت کی حیثیت رکھتے تھے ان مرحوم کا ایک مکتوب ان کے دوست و رفیق سالک صاحب کے نام کا شائع ہوا ہے اس کے چند فقرے:۔

"یہاں روپے اور سامان کی بہتات ہے جتنا کما سکتے ہیں۔ اس سے دس گنا پھینک دیتے ہیں۔ دکانیں سامان سے اٹا اٹ بھری ہیں۔ اشتہاروں کی وہ بھرمار ہے کہ سورج چاند نہیں نظر آتے۔ ایک اخبار کے سنڈے ایڈیشن میں اتنا کاغذ لگتا ہے کہ پاکستان کے سب اخبار ایک سال تک اس پر چھپ سکتے ہیں۔ تاہم خوش نہیں رہتے۔ کسی چیز پر قانع نہیں ہوتے اور ایک بے قراری بس ہر وقت ان پر مسلط رہتی ہے۔"

جن فقروں کو یہاں خط کشیدہ کر دیا گیا ہے۔ ایک بار پھر ان پر نظر کر لیجئے۔ مادی ترقی بڑی سے بڑی بھی کرکے پھر بھی بامراد نہیں۔ ایٹم بم۔ ہائیڈروجن بم۔ راکٹ میزائل بنا کر مصنوعی چاند فضا میں چھوڑ چھوڑ کر چاند اور ستاروں پر قدم رکھنے کا دعوٰی رکھ کر بھی دل کے چین اور قلب کے سکون سے محروم ہیں۔ ان کی یہ ظاہری اور آنکھوں میں چکا چوند پیدا کر دینے والی ترقیاں اور ایجادیں خود گیا ہیں۔ صرف اپنی اندرونی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ)

— از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے آکسن پرنسپل تعلیم الاسلام کالج —

احباب جماعت یہ سنکر خوش ہونگے کہ جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ نے اپنی کوشش اور اولو العزمی سے گھٹیالیاں کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کو ترقی دیکر انٹرمیڈیٹ کالج کے درجہ تک پہنچانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ نے توفیق دی۔ تو انشاء اللہ اس تعلیمی سال سے اس سکول کے ساتھ ایف۔ اے کی کلاسز کھول دی جائیں گی۔ میں تمام دوستوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ جماعت کی علمی ترقی کے بڑھتے ہوئے رجحان کو ہر ممکن رنگ میں امداد دیں۔ اور کالج سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔ صدر انجمن احمدیہ بھی اس کالج کو علاوہ دیگر سہولتوں کے اپنے قابل اساتذہ مہیا کریگی۔ اور انشاء اللہ العزیز ہر ممکن امداد دیگی۔

(مرزا ناصر احمد پرنسپل تعلیم الاسلام کالج)

اسلامی معاشرہ

تقریر محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

(قسط نمبر ۲)

معاشرہ اسلامیہ کی نشاندہی اور شناخت کی علامات

اسلامی معاشرہ کی بارہ[۱۲] بڑی بڑی علامتیں ہیں۔ جن سے اس کی شناخت ہوتی ہے۔
—— سِیمَاھُم فِی وُجُوھِھِم ——
وہ علامتیں نمایاں ہیں۔ دیکھنے والوں کو نظر آسکتی ہیں۔

(۱) پہلی علامت۔ عقیدہ کے لحاظ سے اس کے افراد رُکَّعًا یعنی موحّد اور خدا پرست ہیں۔ تفسیر کبیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لفظ راکع اور اس کی جمع رکعًا کے معنے یہی کئے ہیں۔ جس کی تائید ہر عربی لغت کی کتاب سے ہوتی ہے۔ خالص توحید نے اسلامی معاشرے کے افراد کو ایک رشتۂ وحدت میں پرو دیا ہے۔

(۲) دوسری علامت یہ ہے کہ ان کیلئے جو عبادت تجویز ہوئی ہے اس میں ان کا نصب العین الٰہی اخلاق کو اپنانا ہے۔ اور الٰہی اخلاق پر ہی ان کا کردار مبنی ہے۔ اور اس غرض سے خالقِ فطرت نے جو کتاب ان کی راہنمائی کے لئے نازل فرمائی ہے اس میں اپنے اخلاق کی کامل تصویر ایسے اندازِ بیان میں نمایاں کی ہے کہ الٰہی صفات کے بارہ میں دیکھنے سننے والوں کیلئے کسی قسم کا شک وشبہ پیدا نہیں ہوتا۔ اس جامع کتاب میں اللہ تعالیٰ کو ہر حسن واحسان اور ہر خیر وخوبی کا سرچشمہ —— الحمد للّٰہ رب العٰلمین کہہ کر قرار دیا ہے۔ اور اس جملہ سے ایک مسلمان کی نماز شروع ہوتی ہے جو روزانہ بار بار دوہرائی جاتی ہے۔ تاکہ اس کا نصب العین اسے اچھی طرح یاد رہے۔ اور ذات باری تعالیٰ کے متعلق فرمایا ہے:۔

واللّٰہ خیرٌ و ابقٰی

کہ اللہ ہی بھلائی ہے اور وہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔

اور اس خیر کی کامل صورت کے خدوخال

واللّٰہ خیر الراحمین
واللّٰہ خیر الرازقین
واللّٰہ خیر الحاکمین
واللّٰہ خیر الغافرین

وغیرہ کے جملوں سے اور نیز مختلف پیرایوں میں اس کی ہر صفت کا واضح بیان پیش کر کے فرماتا ہے:۔

لکلٍّ وجھۃ ھو مولّیھا
فاستبقوا الخیراتِ۔
(البقرہ : ۱۴۸)

"ہر ایک کا نصب العین ہوتا ہے۔ تمہارا نصب العین یہ ہے کہ اس الٰہی شکل وصورت والے اخلاق کو جو سراسر خیر ہیں اپناتے ہوئے تمام قوموں پر سبقت لے جاؤ۔" اسی لئے محمد رسول اللہ صلعم کے صحابہ کو خیر البریہ کے لقب سے ممتاز فرمایا ہے۔ یعنی خیر وخوبی میں تمام مخلوقات سے بہتر۔ اور ان کی اسی سبقت اور نمایاں امتیاز کی وجہ سے ہی فرمایا ہے

کنتم خیرَ اُمّۃٍ اُخرجت
للناس تامرون بالمعروفِ
وتنھون عن المنکر۔

"تم بہترین اُمّت ہو جو لوگوں کی راہنمائی کے لئے پیدا کی گئی ہے کہ تم بھلائی کا لوگوں کو حکم دو گے اور ناپسندیدہ باتوں سے ان کو روکو گے۔"

صِبغۃ اللّٰہ ومَن اَحسَنُ
مِنَ اللّٰہِ صِبغۃً ونحنُ
لہٗ عابدون ○ (البقرہ : ۱۳۷)

"اللہ کے رنگ سے رنگین ہونا۔ اور اس کے رنگ سے کونسا رنگ خوبصورت ہو سکتا ہے۔ (اور اپنی پاکیزہ صفات نمونہ دکھا کر لوگوں سے کہو کہ) خدائے معبود کی عبادت کرنے والے ہم ہیں جو اس کے رنگ میں رنگین ہیں۔"

کیا ہی لطیف تصور ہے اس عبادت کا جو اسلامی معاشرہ کے افراد کے لئے تجویز ہوا ہے۔ سیماھم فی وجوھھم۔

ان کی شناخت کی یہ دوسری علامت ہے۔

(۳) تیسری علامت سُجّدًا —— خدا کے حضور جھکنے والے —— یعنی خالق نے جو ضابطۂ شریعت ان کے لئے تجویز فرمایا ہے وہ اس کے کامل فرمانبردار ہیں۔

اَلرّٰکِعُونَ السّٰجِدُونَ
الاٰمِرُونَ بِالمَعرُوفِ وَ
النّاھُونَ عَنِ المُنکَرِ
والحافظون لحدود اللّٰہ۔
(التوبہ : ۱۱۲)

(۴) چوتھی علامت یہ ہے کہ ان کا ضابطۂ حیات ہر جہت سے مکمل اور ان کی ہر ضرورت کا متکفل ہے۔ اور نتائج کے لحاظ سے وہ ضابطہ افرادِ معاشرہ کے لئے بابرکت ہے فرماتا ہے:۔

الیومَ اکملتُ لکم دینکم
واتممتُ علیکم نعمتی
ورضیت لکم الاسلام دینًا
(سورۃ المائدہ : ۴)

(۵) پانچویں علامت۔ اسلامی معاشرہ کے ضابطۂ شریعت کی بنیاد افراد کے تزکیۂ نفس پر مبنی ہے۔ اور اس کے تمام احکام یعنی اوامر و نواہی حق و حکمت پر مبنی۔ اور ان کا مقصود ان کے نفس کو پاکیزہ صفات بنانا ہے۔ فرماتا ہے

ویُعلّمھُم الکتٰبَ و
الحکمۃَ ویزکّیھم
(سورۃ الجمعہ : ۳)

اخوّت ومساوات

(۶) چھٹی علامت اسلامی معاشرہ کی اخوّت ومساوات ہے جو روزانہ نمازوں کی صف بندی سے نمایاں ہے۔ اس کے افراد کو ایک دوسرے پر فضیلت اور امتیاز، مال و دولت کی کمی بیشی، حسب ونسب کے فرق، نسلی امتیازات یا قومی اور ملکی انتساب یا طبقاتی تقسیم شکلوں اور رنگوں کے فرقوں پر نہیں، بلکہ پاکیزگیٔ نفس اور بلندیٔ کردار پر ہے فرماتا ہے:۔

یٰاَیُّھا النّاس اِنّا خلقنٰکم
مِن ذکرٍ وّاُنثٰی وجعلنٰکم
شعوبًا وّقبائل لتعارفوا۔
اِنّ اکرمکم عند اللّٰہ اتقٰکم
اِنّ اللّٰہ علیمٌ خبیرٌ ○
(سورۃ الحجرات : ۱۴)

ترجمہ "اے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا ہے۔ تاکہ تم ایک دوسرے کی قدر وقیمت پہچانو یقیناً تم میں سے اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ اللہ بہت علم رکھنے والا اور بہت واقفِ حال ہے۔"

اس ارشاد کے پیشِ نظر آنحضرت صلعم ہمارے قابلِ فخر ہادی و راہنما جن کے مبارک نام سے میرا مضمون شروع ہوتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں:۔

لا فخر لعربی علیٰ عجمی ولا لعجمی
علیٰ عربی الّا بالتقویٰ۔

"کسی عربی کو عجمی (یعنی اجنبی) پر اور نہ کسی عجمی کو عربی پر فخر ہے بجز تقویٰ کے۔"

آزادیٔ ضمیر اور رواداری

(۷) ساتویں علامت اسلامی معاشرہ کی وہ عظیم الشان قابلِ فخر اور ممتاز قانون ہے جو اس کے داخلی اور خارجی تعلقات کو ترتیب دیتا ہے۔ اس قانون سے میری مراد آزادیٔ ضمیر ورائے عدل وانصاف اور خالص تقویٰ والا قانونِ رواداری ہے۔ جس سے ہر فرد بشر مستفید ہے جو اس معاشرہ سے وابستہ اور اس کے اندر سکونت پذیر یا اس سے کسی قسم کا تعلق پیدا کرتا ہے۔ خواہ وہ کسی عقیدہ و مذہب کا ہو۔ اسلام قطعاً اس سے یہ مطالبہ نہیں کرتا کہ وہ اپنا مذہب وعقیدہ چھوڑ کر اسلامی معاشرہ کے ساتھ تعلق پیدا کرے اور نہ اس کے ساتھ نیک سلوک میں فرق رکھنے کی ہدایت دیتا ہے بلکہ اس کے برعکس کھلے الفاظ میں فرماتا ہے کہ ان کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے عقیدہ و مذہب کا اختلاف ان کے ساتھ نیک سلوک کرنے میں ہرگز روک نہ ہو۔ فرماتا ہے:۔

لا اکراہ فی الدّین۔ قد
تبیّن الرّشد من الغیّ۔
(سورۃ البقرہ : ۲۵۶)

اور فرماتا ہے:۔

یٰاَیّھا الّذین اٰمنوا کُونُوا

قوامین للہ شہداءَ
بالقسط ولا یجرمنکم
شنآن قوم علیٰ الّا تعدلوا
اعدلوا ھو اقرب
للتقویٰ، واتقوا اللہ
ان اللہ خبیر بما تعملون ۵
(المائدہ ۳/۹)

ان دونوں آیتوں کا لفظی ترجمہ میں کئے دیتا ہوں:۔

"دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر نہ کیا جائے کیونکہ ہدایت اور گمراہی کا (باہمی) فرق خوب ظاہر ہو چکا ہے۔

اے وے جو مومن ہو۔ تم انصاف کے ساتھ شہادت دیتے ہوئے اللہ کے لئے ایستادہ ہو جاؤ۔ اور کسی قسم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو۔ وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور جو تم کرتے ہو، اللہ اس سے یقیناً آگاہ ہے۔"

نظامِ خلافت

(۸) آٹھویں امتیازی علامت اسلامی معاشرہ کی خلافت ہے۔ جو نظام شوریٰ کی صورت و شکل میں قائم ہوتی۔ جس کی غرض و غایت اجتماعی شیرازہ کی تقویت و مضبوطی اور اس کی صحت و سلامتی اور اس کے داخلی و خارجی امن کی حفاظت ہے ہے۔ اس نظام کا پیشوا اور نگرانِ اعلیٰ ایک امام تجویز کیا گیا ہے جس کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ وہ مطاع ہو یعنی اس کی اطاعت معاشرہ اسلامیہ کے ہر فرد پر واجب ہو۔ اور اس کا بڑا کام افراد کو شریعت یعنی ضابطۂ قوانین کا پابند رکھنا ہے۔ جس کی پابندی خود امام کے لئے بھی ویسی ہی ضروری ہے۔ جیسی دیگر افراد کے لئے۔ فرماتا ہے:۔

والذین استجابوا لربھم
واقاموا الصلوٰۃ وامرھم
شوریٰ بینھم۔
(سورۃ الشوریٰ: ۳۸)

معاشرہ اسلامیہ کے افراد (خلافت کی زیرِ نگرانی) اپنے معاملات باہمی مشورے سے طے کرنے والے ہوں گے۔ اور امام وقت سے فرماتا ہے:۔

وشاورھم فی الامر۔ فاذا
عزمت فتوکل علی اللہ
ان اللہ یحب المتوکلین
(آل عمران: ۱۶۰)

یعنی ان سے اہم معاملات میں مشورہ لیا کر۔ پھر جب تو کسی بات کا پختہ ارادہ کرے تو اسی پر توکل کر۔ اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"

(۹) نو علامت یہ ہے کہ معاشرہ کا ہر فرد اس حیثیت سے کہ وہ معاشرہ کا جزو اور حصہ اور اس کی برکت سے مستفید ہے اس کا فرض ہے کہ وہ اپنی حیثیت اور طاقت کے مطابق ایسے ہر امر میں مدد دے جو معاشرہ کے بقاء و دوام اور اس کی سلامتی کے لئے ضروری ہو۔ ہے:۔

تعاونوا علی البرّ والتقویٰ
ولا تعاونوا علی الاثم
والعدوان واتقوا اللہ
ان اللہ شدید العقاب
(المائدہ: ۳)

تم نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں باہم ایکدوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور حدود توڑنے میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو

. . . .

. . . .

۔ ۔ ۔ اور اللہ کی سزا یقیناً سخت ہوتی ہے۔

شریعت کے اس حکم نے خلافت کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ ہر فرد سے تقویٰ اور نیکی کے قیام اور ظلم و جور دور کرنے میں تعاون چاہے اگر یہ اختیار اسے حاصل نہیں تو خلافت کا وجود بے معنی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید ان اغراض کو بیان فرماتا ہے:۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا
منکم وعملوا الصّٰلحٰت
لیستخلفنّھم فی الارض
کما استخلف الذین
من قبلھم ولیمکننّ
لھم دینھم الذی ارتضیٰ
لھم ولیبدّلنّھم من
بعد خوفھم امناً یعبدوننی
لا یشرکون بی شیئًا و
من کفر بعد ذالک فاولٰئک
ھم الفاسقون ۵
(النور: ۵۵)

آیت کا حصہ "ولیمکننّ لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنّھم من بعد خوفھم امناً" داخلی استحکام اور بیرونی حملے کے دفاع سے متعلق ہے۔ اور یہ کام خلافت کے اہم واجبات میں سے ہے۔

افراد کے تعلقات کی حدود کی تعیین

(۱۰) دسویں علامت افراد معاشرہ اسلامیہ کے باہمی تعلقات یعنی عقدِ نکاح و زواج، طلاق و خلع اور معاملاتِ عقد بیع و شراء و حق شفع۔ داد و ستد وغیرہ سے تعلق رکھتی ہے۔ معاشرہ اسلامیہ میں ہر قسم کے معاملات کی بنیاد باہمی رضامندی اور معاہدہ پر قائم کی گئی ہے۔ اور ان معاملات میں "المعروف" "التقویٰ" اور اخلاقِ فاضلہ کی پابندی ضروری رکھی گئی ہے۔ ضابطۂ شریعت جو اس تعلق میں تجویز ہوا ہے۔ اس میں ہر معاملہ کی نوعیت صورت و شکل اور اس کی حدود واضح کی گئی ہیں اور ہدایت کی گئی ہے: یا یھا الذین اٰمنوا اوفوا بالعقود
(المائدہ: ۱)

"یعنی اے ایماندارو! اپنے معاہدات پورے کرو۔"

(۱۱) گیارھویں علامت۔ اسلامی معاشرہ سے تعلق رکھنے والوں کے لئے جو حدود مقرر ہیں۔ ان کے تعلق میں افراد کا یہ وصف بتایا گیا ہے:۔

الحافظون لحدود اللہ

یعنی وہ حدود الٰہی کی نگہداشت رکھنے والے ہیں" اور جو حدود توڑتا ہے اس کے خلاف تعزیری کارروائی کی ذمہ داری خلافت پر عائد کی گئی ہے قرآن مجید میں جو اسلامی معاشرہ کا کامل ضابطہ ہے۔ جا بجا حدود کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا گیا ہے:۔

تلک حدود اللہ۔ یبیّنھا
لقوم یعلمون ۵
(البقرہ: ۲۳۰)

تلک حدود اللہ۔ فلا
تعتدوھا۔
(البقرہ: ۲۲۹)

"یہ حدود اللہ ہیں۔ ان سے آگے نہ بڑھو"

ومن یتعدّ حدود اللہ فقد
ظلم نفسہ۔
(الطلاق: ۱)

ومن یتعدّ حدود اللہ
فاولٰئک ھم الظالمون
(البقرہ: ۲۲۹) (باقی)

درخواست دعا

میرے والد محترم چوہدری عبد اللہ خاں صاحب قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ جو صحابہ حضرت مسیح موعودؑ میں سے ہیں۔ ان دنوں بیمار ہیں۔ بزرگانِ کرام شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔

(اہلیہ چوہدری محمود احمد مبلغ مغربی افریقہ ربوہ)

مجالس انصار اللہ کا قیام

جیساکہ احباب کو معلوم ہے۔ مجلس انصار اللہ (جو چالیس سال یا اس سے زائد عمر کے تمام احمدی احباب پر مشتمل ہے) کے قیام کا اصل مقصد یہ ہے کہ اراکین مجلس۔ اسلام کی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کریں۔ قرآن کریم خود سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو نہ صرف خود اپنائیں۔ بلکہ اپنی اولاد کو بھی اسی رنگ میں رنگین کریں۔ یہی خالصتہً دینی مقصد مجالس انصار اللہ کے سامنے ہے۔

اس اعلان کے ذریعہ ان جماعتوں کے امراء و صدر اصحاب کی خدمت میں جہاں ابھی تک مجلس انصار اللہ قائم نہیں ہوئی۔ گزارش ہے کہ وہ اپنی پہلی فرصت میں ۴۰ سال یا اس سے زائد عمر کے تمام احباب کو جمع فرمادیں۔ اور ان میں سے کسی دوست کا بطور زعیم انتخاب کروا کے اپنی گرانقدر رائے کے ساتھ منظوری کے لئے نام صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کی خدمت میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

محترمہ رحمت بی بی صاحبہ کی وفات

ربوہ ۲۵ رجنوری۔ کل تیسرے پہر مکرم مولوی عطا محمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ کی والدہ ماجدہ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترمہ رحمت بی بی صاحبہ مرحومہ نائیجیریا کے رئیس التبلیغ مکرم جناب نسیم سیفی صاحب بی۔ اے کی دادی تھیں اور مخلص اور عبادت گذار خاتون تھیں۔ ۱۹۱۲ء میں حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں داخل سلسلہ ہوئیں۔ ۹۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

آج دو بجے کے قریب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں جامعہ احمدیہ کے اساتذہ و طلباء کے علاوہ دیگر احباب بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے بعد ازاں آپ کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ —— احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

جماعت احمدیہ بھارت کی طرف سے جمعیۃ العلماء ہند کو تعاون کی پیشکش

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی

(از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی - منقول از ہفت روزہ بدر قادیان) —— قسط چہارم ——

مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی نے صدق جدید مؤرخہ ۷ جون ۱۹۵۷ء میں اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ :-

"جماعت (احمدیہ) کے مشن یورپ - امریکہ - مغربی افریقہ - ماریشس - انڈونیشیا اور ہندوستان و پاکستان کے خدا معلوم کتنے مقامات میں قائم ہیں - ان سب کی فہرست اور ان کی کارگزاریاں ان سے تبلیغی لٹریچر کی اشاعت انگریزی - فرنچ - جرمن - ڈچ - اسپینی - فارسی - برمی - ملایا - تامل - ملیالم - مرہٹی - گجراتی - ہندی اور اردو زبان میں - ان کی مسجدوں اور ان کے اخبارات و رسائل کی فہرست اور اسی قسم کی دوسری سرگرمیوں کا ذکر ان صفحات میں نظر آئے گا - اور ہم لوگوں کے لئے جو اپنی کثرت تعداد پر ناز اں ہیں ایک تازیانۂ عبرت کا کام دے گا"

یہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کا مختصر سا خاکہ ہے - جمعیۃ العلماء آج مسلمانوں کے دامن سے یہ داغ بے عملی دھونا چاہتی ہے تو اسے چاہئیے کہ میدان عمل میں "جماعت احمدیہ" کی پیروی کرے - اور اپنے دل سے یہ فتویٰ پوچھے کہ جمعیۃ العلماء کے اجلاس سورت کی تجویز پر آج کون عمل پیرا ہے؟ ہم اس تحریر کے ذریعہ ارباب جمعیت کو اس مذہبی و اخلاقی نکتہ پر غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں - ہم اس عمل نیک میں ہر وقت اہل جمعیت کی طرف دست تعاون بڑھانے کو تیار ہیں - مگر کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ ایک نئی تجربہ گاہ میں داخل ہونے کی بجائے جماعت احمدیہ کے تجربوں سے فائدہ اٹھایا جائے - اور منزل مقصود کے لئے نئی راہ منتخب کرنے کی بجائے وہی راستہ اختیار کیا جائے جس پر کامیاب رہبر کے آثار قدم موجود ہیں -

ہماری دلی خواہش یہ ہے کہ جمعیت نیا محاذ قائم کرنے اور نئی تجربہ گاہ میں داخل ہونے کی بجائے جماعت احمدیہ کے ساتھ اشتراک عمل کرے اور اگر وہ اپنے مخصوص ماحول کے باعث یہ قدم نہ اٹھا سکے تو بھی ہم اس کی خدمت میں اپنے تعاون و ہمدردی کی پیشکش کرنے کو تیار ہیں -

دعوتِ موالات

جمعیۃ جو اب اجتماعی طور پر تعلیمات قرآنیہ کی اشاعت کرنا چاہتی ہے سب سے پہلے ہم اسے ایک حکم شریعت پر عمل کی دعوت دیتے ہیں اور وہ یہ ہے :-

قل یااھل الکتاب تعالوا
الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم
ان لا نعبد الا اللہ -

اگر آپ جماعت احمدیہ کو اس معیار پر آزمانا چاہیں تو بے شبہ آپ کو یہ جماعت توحید رسالت، قیامت، حشر اجساد اور ارکان اسلام کے مسائل پر قائم و ثابت نظر آئے گی - اگر کچھ اختلاف ہوگا تو محض تشریحات و فروعات میں - اس صورت میں آپ کو جماعت احمدیہ کے ساتھ اشتراک عمل کر کے اتباع قرآن کا ایک عملی ثبوت پیش کرنا چاہئیے - ہم تو بار بار اس آیہ کریمہ کی اتباع میں آپ کی طرف دستِ تعاون بڑھا چکے ہیں -

دور تکمیل اشاعت

جماعت احمدیہ قرآن پاک اور اقوال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ یہی دور تکمیل اشاعت کا دور ہے - سائنس کی ترقی نے نشر و اشاعت کے ذرائع وسیع طور پر مہیا کر دئیے ہیں - قرآن پاک اور سنت نبوی جس کے ذریعہ ہماری ہدایت کی تکمیل ہو چکی ہے - عصر حاضرہ میں اس کی تکمیل اشاعت بھی ہونی چاہیئے - علم و سائنس کی ترقی نے پرانے رسم و رواج کی گرفت بھی ڈھیلی کر دی ہے اور لوگوں میں جدت افکار آزاد خیالی اور روشن ضمیری آ گئی ہے - اگر اس وقت قرآنی تعلیمات دلائل و براہین کی حسین کشتیوں میں تجارت پیش کی جائیں تو یقیناً اس سے اہل ذوق بہرہ مند ہوں گے -

جب ہم تاریخ اسلام کی دہلیز پر کھڑے ہوتے ہیں تو اس خیال کو اور تقویت ہوتی ہے - فتنۂ تاتار کسے یاد نہیں - لیکن جب فاتح قوم پرانے توہمات اور خاندانی روایات کی قید سے قدرے آزاد ہوئی تو اسے داعیان اسلام کی جد و جہد نے بہت جلد اسلام کی طرف مائل کر دیا - یہ ظاہر ہے کہ تاریخ بار بار اپنے کو دہراتی ہے - عصر حاضر بھی اسی پرانی تاریخ کو دہرانا چاہتا ہے - آج کی تہذیب میں کوتاہ نظری، تنگ خیالی اور قدامت پرستی معیوب سمجھی جاتی ہے - غرضیکہ مزاج زمانہ نئی تحریکات اور نئی دعوتوں کو قبول کرنے کے لئے سازگار ہو گیا ہے - حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ہمیں یہ حقیقت یوں سمجھائی ہے کہ :-

"ماسوا اس کے اس جلسہ میں یہ ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں - کیونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ قبول اسلام کے لئے تیار ہو رہے ہیں"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

یہی بات آپ نے ایک دوسری جگہ کشفی رنگ میں بھی بیان کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مشیتِ الٰہی بھی یہی ہے کہ اس وقت یورپ اور امریکہ کو اسلامی تعلیمات و ہدایات سے آگاہ کیا جائے اس لئے کہ اس وقت یہی قومیں حکومت سائنس اور تہذیب و تمدن کی جولانگاہ میں تمام قوموں پر حاوی ہو گئی ہیں - اس وقت ان کا رجحان عالمی رجحان سمجھا جاتا ہے - اگر یہ قومیں دائرہ اسلام میں آ جائیں تو اسلام فوراً سارے مذاہب پر اپنی برتری کا اعلان کر دے گا - اسی لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام پر ایک کشف میں اپنی اس مشیت کا اظہار کیا - آپ فرماتے ہیں کہ :-

"اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا اور میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک ممبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت ہی مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں - بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے"

(ازالہ اوہام)

(باقی)

پیشگوئی مصلح موعود کے موضوع پر ناصرات الاحمدیہ کا تحریری مقابلہ

لجنات اماء اللہ کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

تمام لجنات اماء اللہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مؤرخہ ۲۰ فروری کو پیشگوئی مصلح موعود کے موضوع پر ناصرات الاحمدیہ کا ایک تحریری مقابلہ ہوگا - اس میں آٹھ تا پندرہ برس کی تمام احمدی لڑکیوں کا شامل ہونا ضروری ہے -

لجنات اماء اللہ کو چاہیئے کہ ابھی سے ناصرات الاحمدیہ کو اس تحریری مقابلہ کے لئے تیار کریں - تمام مضامین مرکز میں بھجوائے جائیں - ہر مضمون کے ساتھ مضمون نگار کا نام عمر - کلاس اور مقام کا ذکر ضروری ہے - اس مقابلہ میں اول - دوم اور سوم آنے والی لڑکیوں کو انعام بھی دیا جائے گا -

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

بیرونی ممالک کے غیر موصیوں کیلئے ہفتہ تحریک وصیت

جماعت ہائے احمدیہ پاکستان اور آزاد کشمیر میں ہفتہ وصیت منانے کے لئے ۲۲ تا ۲۸ فروری ۱۹۵۹ء کے ایام مقرر کئے گئے ہیں - جیسا کہ الفضل میں متعدد بار اس کا اعلان ہو چکا ہے -

بیرونی ممالک کی جماعتوں کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کوئی دقت نہ ہو تو وہ بھی انہی ایام میں ہفتہ وصیت منائیں - لیکن اگر اپنے حالات کے ماتحت وہ ان ایام کو موزوں نہ سمجھتی ہوں تو وہ آگے پیچھے کر سکتے ہیں - مگر بہرحال ممالک بیرون کی جماعتوں کو بھی اس اہم تحریک میں شامل ہونا چاہئیے

تفصیل کے لئے الفضل مؤرخہ [illegible] ملاحظہ فرمائیے -

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

دو اچھی خبریں

منقول از صدق جدید لکھنؤ ۱۶ رجنوری ۱۹۵۹ء

کراچی سے ایک خبر اخیر دسمبر کی ہے کہ ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی (لکھنوی ثم کراچوی) نے فشار الدم (ہائی بلڈ پریشر) کے مریضوں کے لئے جو دوا اجملین کے نام سے (حکیم اجمل خاں مرحوم کی نسبت سے) تیار کی ہے اس کے تجربے خرگوش اور بیہوش کئے ہوئے کتے پر کامیاب ہو چکے ہیں اور مزید تجربے برطانیہ میں کئے جا رہے ہیں۔ ان کے بعد ہی معلوم ہو سکے گا کہ یہ دوا (Hyper Tension) اور دل کی بیماریوں کے لئے کس حد تک مفید و مؤثر رہے گی۔

دوسری خبر بھی وسط دسمبر کی کراچی ہی کی ہے کہ ڈاکٹر عبد السلام (سابق مشیر۔ پاکستان اٹیمک انرجی کمیشن) موجودہ صدر شعبۂ ریاضیات لندن یونیورسٹی کو کیمبرج یونیورسٹی نے ان کی بلند پایہ سائنسی تحقیقات کے صلے میں مشہور انعام، ہاپ کنس پرائز (Hopkins Prize) عطا کیا ہے۔ ڈاکٹر سلام پہلے شخص ہیں۔ جنہیں اتنی کم عمر میں کسی برطانوی یونیورسٹی میں کسی شعبۂ علم میں صدارت کا منصب ملا ہے۔

دونوں خبریں سارے عالم اسلامی کے لئے باعث فخر و مسرت ہیں۔ شکر ہے کہ طبیات یا طبعیات غرض علوم و فنون کے کسی شعبہ میں تو مسلمانوں کا نام آیا ہے۔ ورنہ اب تک تو ساری ناموری اس میں محدود و منحصر تھی۔ کہ فلاں خاں صاحب لاجواب گویّے یا سازندے ہیں۔ اور فلاں شیخ زادے بے مثل ایکٹر اور نقال ہیں! دین کی خدمت نہ سہی۔ دنیا کی خدمت بھی اگر علم سنجیدگی و شرافت کے مقتضاء کے مطابق ہو۔ تو اپنی جگہ ایک اعلیٰ مرتبہ و مقام رکھتی ہے۔ اور دنیا کی قوموں کے سامنے مسلمانوں کا نام اونچا کرنے کے لئے کافی ہے۔

اعلان دار القضاء

محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بیوہ لطیف احمد خاں صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے۔ کہ مرحوم کی ایک رقم مبلغ ۱۱۷۲/۰ روپے لبصیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ جمع ہیں اور اس میں سے مبلغ ۵۰۰/۰ روپے بابت مہر اور مبلغ ۱۰۰/۰ روپے خرچ تجہیز و تکفین اور ۱۰۰/۰ روپے بعض قرض خواہوں کے لئے کل مبلغ ۷۰۰/۰ روپے مجھے دئے جائیں اور بقیہ رقم مبلغ ۴۷۲/۰ روپے مرحوم کے ورثاء (بیوہ۔ والدہ اور چار بچوں) میں بحصص شرعیہ تقسیم کی جاوے۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو کوئی اعتراض ہو۔ تو پندرہ یوم تک اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

احباب یاد رکھیں

کہ اس سال ہفتہ تحریک وصیت کیلئے ۲۲ لغایت ۲۸ رفروری کے ایام مقرر کئے گئے ہیں۔ اگر ہر موصی دوست اس بات کا عزم کرلے کہ اس نے کم از کم ایک غیر موصی مرد کی وصیت ضرور کروانی ہے اور اسے اسلام کے مجاہدین کی صف میں لا کر کھڑا کرنا ہے اور اسی طرح اگر ہر موصیہ خاتون بھی یہ ارادہ کرے کہ اس نے کم از کم ایک غیر موصیہ عورت کو ضرور موصیہ بنا کر احمدیت کی حقیقی لجنہ اماء اللہ میں شامل کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۳۰ راپریل تک یعنی تین ماہ کے اندر اندر موصیوں کی تعداد بیس ہزار سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ یہ عزم کرنیوالے احباب اور یہ ارادہ کرنیوالی خواتین اپنے اسماء اور مکمل پتوں سے اطلاع دیکر ضرورت کے مطابق فارم وصیت طلب فرمائیں۔ وباللہ التوفیق

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام

تقریری مقابلہ

لاہور ۲۰ رجنوری۔ احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام وائی ایم سی اے بورڈ روم میں ایک تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ صدارت مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے فرمائی۔ کارروائی کا آغاز سمیع اللہ صاحب ریاض (کالج آف ایمنل ہسبنڈری) نے کیا۔ اس مقابلہ میں لاہور کے متعدد کالجوں کے علاوہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور جامعہ احمدیہ کے مقررین بھی شریک ہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی، یونیورسٹی اورنٹیل کالج، میڈیکل کالج، سنٹرل ٹریننگ کالج، اسلامیہ کالج اور دیال سنگھ کالج لاہور کے طلباء نے احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن لاہور کی نمائندگی کی۔ مقابلے کا موضوع یہ تھا کہ:۔

"دیانت کے بغیر خدمت کا تصور ممکن نہیں"

یہ مقابلہ صرف کالج کے طلبہ کے لئے ہی نہیں سکول کے طلباء کے لئے بھی تھا۔ لاہور کی طرف سے صرف ایک طالب علم شبیر احمد (مسلم ماڈل ہائی سکول) شریک ہوئے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کیطرف سے تین مقررین شریک ہوئے۔ منصف حضرات کے فیصلہ کے مطابق کالج کے طلباء میں سے منور احمد ابن چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی تعلیم الاسلام کالج ربوہ اوّل اور پرویز پروازی (پنجاب یونیورسٹی) دوم قرار پائے۔ چونکہ پروازی صاحب انعام کے لئے مقابلہ نہیں کر رہے تھے اسلئے دوسرا انعام جناب امان اللہ صاحب قریشی سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور کے حصہ میں آیا۔ سکول کے طلباء میں سے جاوید احمد ابن چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی اوّل اور ہدایت احمد خان تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ دوم قرار پائے۔

مکرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سینئر ایڈووکیٹ فیڈرل کورٹ آف پاکستان، جناب چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء اور جناب ثاقب زیروی مدیر لاہور نے منصفی کے فرائض سر انجام دیئے۔ بعد ازاں صاحب صدر نے انعامات تقسیم کئے اور یہ تقریب کامیابی کے ساتھ انجام پائی۔ مقابلہ میں ۱۹ مقررین شریک ہوئے اور حاضرین کی تعداد ۰۰ جس تھی۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور شکریہ کی مستحق ہے کہ انہوں نے ایسوسی ایشن کے ساتھ ہر رنگ میں پورا پورا تعاون کیا۔ (نامہ نگار)

اعلان نکاح

میری بھانجی عزیزہ امۃ القیوم بنت عزیزی عبد الرحمٰن خان مینجر فلپس الیکٹریکل کا نکاح کیپٹن مقبول احمد خان سے بعوض مہر پانچ ہزار روپیہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب نے بروز بدھ ۲۱ رجنوری ۱۹۵۹ء پڑھا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے مبارک کرے۔

(ملک عبد المالک سابق سیکرٹری مال عبد الکریم روڈ لاہور)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میری دختر عزیزہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ اہلیہ میاں عبد السلام صاحب (کویت آئل کمپنی) کو مورخہ ۹ رجنوری ۵۹ء بروز جمعہ فرزند عطا فرمایا ہے قارئین کرام دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ نومولود کو صاحب عمر۔ دیندار اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

نیز مجھے عرصہ سے کھانسی گلے کی خرابی اور سانس پھولنے کی تکلیف ہے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مکمل صحت بخشے۔ آمین۔

(فیض احمد بھٹی۔ کنری سندھ)

درخواست دُعا

میرے لڑکے عبد الشکور جاوید کے چہرے پر پھنسیاں نکلنے کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ کامل صحت عطا کرے۔ (والدہ عبد الشکور جاوید دار الرحمت ربوہ)

زرعی اصلاحات کے متعلق سرکاری پریس نوٹ کا مکمل متن

زرعی اصلاحات کے متعلق صدر مملکت کے سیکرٹریٹ سے جو پریس نوٹ جاری کیا گیا ہے۔ اس کا مکمل متن درج ذیل ہے:۔

کابینہ نے مغربی پاکستان کے لئے زرعی اصلاحات کے کمیشن کی رپورٹ پر غور کے بعد حسب ذیل فیصلے کئے ہیں:

۱۔ حد ملکیت

کوئی شخص پانچ سو ایکڑ نہری اراضی یا ایک ہزار ایکڑ غیر نہری اراضی سے زیادہ زمین اپنی ملکیت یا قبضہ میں نہیں رکھے گا

مستثنیات: (۱) موجودہ زمیندار اپنی موجودہ مملوکہ اراضی میں سے اتنا زائد رقبہ (اگر کوئی ہو) اپنے قبضہ میں رکھ سکتا ہے جس کے بعد اس کا مجموعی مملوکہ رقبہ ۳۶ ہزار پیداواری انڈکس یونٹ ہو جائے

(نوٹ) پیداواری انڈکس یونٹ سے مراد وہ پیداواری انڈکس یونٹ ہیں جو بے خانماں افراد کی آبادکاری سے متعلقہ سکیم کے لئے استعمال کیا گیا ہے)

(ب) کوئی منظور شدہ تعلیمی ادارہ یا کوئی یونیورسٹی اتنا زائد رقبہ اپنی ملکیت یا قبضہ میں رکھ سکتی ہے جتنا کہ اسے ریسرچ یا نمائش کے لئے درکار ہو۔

(ج) متذکرہ صدر پیرا (د) کے علاوہ حکومت کسی مسلمہ خیراتی یا مذہبی ادارہ کو کسی حد تک زائد رقبہ اپنی ملکیت یا قبضہ میں رکھنے کی اجازت دے سکتی ہے۔

(د) حکومت عوامی مفاد کی خاطر مسلمہ موجودہ سٹڈ یا مویشیوں کے فارموں کو اتنا زائد رقبہ اپنے قبضہ میں رکھنے کی اجازت دے سکتی ہے۔ جتنا کہ اس مقصد کے لئے ایسے فارموں کے مالکان وغیرہ کو دینا چاہتی ہو یہ زائد رقبہ صرف اس عرصہ تک ان مالکان وغیرہ کے قبضہ میں رہے گا۔ جب تک کہ یہ سٹڈ یا مویشی فارموں کے لئے استعمال کیا جاتا رہے گا۔

(نوٹ) ایسے سٹڈ فارم جو حکومت کی ملکیت یا کنٹرول میں ہیں انہیں بمطابق متذکرہ بالا حکومت کی اجازت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی یہ قطعاً فرض کر لیا جائے گا کہ ایسے فارم عوامی مفاد کی خاطر چلائے جا رہے ہیں اور ان کا رقبہ اس مقصد کے لئے ضروری ہے۔)

(ہ) موجودہ زمیندار اس رقبہ کے علاوہ اتنا زائد رقبہ جو ڈیڑھ سو ایکڑ سے زائد نہ ہو باغات کے لئے اپنے پاس رکھ سکیں گے بشرطیکہ (۱) باغات کا رقبہ مربوط ٹکڑوں کی صورت میں ہو (۲) ہر ٹکڑہ دس ایکڑ سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ اور (۳) یہ رقبہ ربیع ۵۷-۱۹۵۶ء یا اس سے پہلے کے ریونیو ریکارڈز میں بطور باغ ظاہر کیا گیا ہو۔

ورثا کو انتقال

کوئی موجودہ زمیندار جس کی مجموعی زمین ۳۶ ہزار پیداواری انڈکس یونٹوں کے مساوی سے زیادہ ہو شریعت اسلامیہ کے مطابق اپنے کسی وارث یا سب وارثوں کو اتنا زائد رقبہ (اگر کوئی ہو) دے سکتا ہے۔ جو اس مجموعی رقبہ سے زیادہ نہ ہو جو کہ اس نے ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء یا اس کے بعد اپنے کسی وارث یا وارثوں کے نام ہبہ (تحفہ) کے طور پر منتقل کیا ہو۔ اور جو رقبہ اس نے متذکرہ دفعہ (ہ) کے تحت اپنے پاس رکھا ہو اور یہ مجموعی منتقلہ رقبہ ۱۸ ہزار پیداواری انڈکس یونٹوں کے مساوی رقبہ سے زیادہ نہ ہو بشرطیکہ متذکرہ دفعہ (ہ) کے تحت جو رقبہ اپنے پاس رکھا گیا ہے وہ چھ ہزار پیداواری انڈکس یونٹوں کے مساوی رقبہ سے زیادہ نہ ہو۔ جو ایسے افراد جن کے قبضہ یا ملکیت میں زمین ۱۴ اگست یا اس کے بعد ہبہ (تحفہ) کے ذریعے آئی ہو۔ اور ہبہ (تحفہ) کے طور پر زمین منتقل کرنے والا زندہ ہو۔ اس دفعہ یا دفعہ (ہ) کے تحت مستثنیات کے حق دار نہیں۔

۲۔ وقف:۔ ایسی کیٹگری کے وقف جن کو مسلم اوقاف کے جائز قرار دینے سے متعلقہ قانون (مسلم وقف ویلیڈیٹنگ ایکٹ) مجریہ ۱۹۱۳ء کے سیکشن (iii) میں تصریح کی گئی ہے۔ اور جن کے تحت ان کے قائم کرنے والا یا اس خاندان کا کوئی رکن یا وارث سردست کسی مفاد کا حقدار ہے آئندہ ختم ہو جائیں گے۔ ایسے کسی وقف کی اراضی اسلامی قانون وراثت کے مطابق اس وقف سے مفاد اٹھانے والوں میں اس طرح تقسیم کر دی جائے گی۔ گویا کوئی وقف معرض وجود ہی میں نہ آیا تھا۔ اور جیسے کہ عطیہ گذار کی وفات کے بعد سلسلہ وراثت شروع ہو گیا ہو۔

نوٹ:۔ اس پیراگراف کے تحت جو لوگ اراضی کے مالک بنیں گے وہ متذکرہ پیرا (۱) کے ذیل پیرا (ہ) اور (د) کے مقاصد کے لئے موجودہ زمیندار متصور نہیں ہوں گے۔

(۳) خاتون متوسلین کیلئے خاص گنجائش

حکومت کسی ایسے شخص کی درخواست پر جسے زمین وراثتاً ملی ہو اسے ہبہ (تحفہ) کے طور پر اپنی خاتون متوسلین میں سے ہر ایک کے نام زیادہ سے زیادہ اتنا زائد رقبہ منتقل کرنے کی اجازت دے سکتی ہے جو چھ ہزار پیداواری انڈکس یونٹوں کے مساوی رقبہ سے زیادہ نہ ہو۔ بشرطیکہ حکومت کو اس بارے میں اطمینان ہو کہ متعلقہ متوسل ایک ایسا شخص ہے جو متعلقہ جائداد میں سے سلسلہ وراثت کے آغاز کے موقع پر اسلامی قانون وراثت کے مطابق حصہ لینے کا حقدار تھا۔ لیکن ورثہ حاصل کرنے کی بجائے درخواست دہندہ (جس نے رواجی وجود کی بدولت ورثہ حاصل کیا) کا متوسل بن گیا۔

متذکرہ پیرا (۱) کے مطابق زائد رقبوں کا حصول کسی درخواست کے فیصلہ کے التوار کے باعث ملتوی یا معرض تعویق میں نہیں ڈالا جائے گا۔ ایسی صورت میں جب کہ پیرا (۱) کے مطابق استحصال معرض وجود میں آگیا ہو کسی درخواست دہندہ کے متوسل کو دی جانے والی زمین مشترک زائد اراضی میں سے دی جائیگی۔ اس پیرا کے مطابق جو رقبہ کسی متوسل کو دیا جائے گا۔ وہ درخواست دہندہ کے اس رقبہ میں سے منہا کر لیا جائے گا۔ جس کا اسے پیرا (۱) کے مطابق معاوضہ ملنا ہے اس پیراگراف کے تحت حکومت کے فرائض وہ کمیشن انجام دے گا۔ جو کہ پیرا (۲۶) کے تحت قائم کیا جائے گا۔

(۴) شاملات کا حصہ:۔ کوئی شخص جو ۳۶ ہزار پیداواری انڈکس یونٹوں کے مساوی یا اس سے زیادہ رقبہ کا مالک ہو اسے شاملات میں سے کوئی حصہ لینے کی اجازت نہیں دی جائے گی لیکن اگر کوئی شخص اس رقبہ سے کم کا مالک ہے تو وہ شاملات کے حصہ کا اتنا رقبہ اپنے پاس رکھ سکتا ہے جو اس کی ملکیتی رقبہ میں شامل کرنے کے بعد اس کا مجموعی رقبہ ۳۶ ہزار پیداواری انڈکس یونٹوں کے مساوی سے زیادہ نہ ہو

۵ مقررہ تاریخ کے بعد انتقالات

(۱) ایسے افراد نے جو ۳۶ ہزار پروڈیوس انڈکس یونٹوں کے مساوی یا اس سے زائد رقبہ کے مالک ہیں ۸ اکتوبر ۵۸ء یا اس کے بعد جو انتقالات کئے ہوں گے۔ وہ ناجائز متصور ہوں گے۔

(ii) تاریخ انتقال کے تعین کے بارے میں پیراگراف ۲۶ کے تحت قائم کئے جانے والے کمشن کا فیصلہ قطعی ہوگا۔ کمیشن اپنے اختیارات کسی ڈویژن کے کمشنر سے کم کسی افسر کو تفویض نہیں کرے گا۔

(۶) رقبہ کا انتخاب:۔ ایسے افراد جو ۳۶ ہزار پروڈیوس انڈکس یونٹوں کے مساوی یا زیادہ اراضی کے مالک ہوں گے انہیں اپنی مرضی کے مطابق اپنے لئے ۳۶ ہزار پروڈیوس انڈکس یونٹ کے مساوی رقبہ منتخب کرنے کا اختیار ہوگا۔ لیکن ایسا کرتے وقت جہاں تک ممکن ہو وہ اپنی نئی اراضی کے مربوط ٹکڑے منتخب کرے گا۔ خیرپور اور حیدرآباد کی صورت میں یہ مربوط ٹکڑے ۲۵۰ ایکڑ کے ٹکڑوں سے کم نہیں ہونے چاہئیں۔ دوسرے ڈویژنوں میں یہ ٹکڑے دو مستطیل ٹکڑوں یا مربع ٹکڑوں یا پچاس ایکڑ کے ٹکڑوں (جو بھی زیادہ ہو) سے زیادہ نہیں ہونے چاہئیں۔

۷۔ زائد اراضی

زمینداروں کو مقررہ حد تک رقبہ دینے کے بعد جو اراضی بچ رہے گی اسے حکومت واجبات وغیرہ کی کسی ذمہ داری کے بغیر اپنی تحویل میں لے لے گی۔ اگر اس اراضی پر کوئی واجبات وغیرہ ہوں گے تو وہ اس اراضی پر بار متصور ہوں گے جو کہ مالک نے اپنے پاس رکھی ہو گی اگر یہ اراضی ان واجبات وغیرہ کی کفیل نہیں ہوگی۔ تو انہیں اس معاوضہ پر ڈالدیا جائے گا۔ جو مالک اراضی کو واجب الادا ہوگا۔

۸۔ اجتماعی ملکیتی ادارے

زمین پر قبضہ یا ملکیت کے مقصد کے لئے اجتماعی شخصیت کا ادارہ تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ اجتماعی ملکیتی اداروں کے قبضہ میں جو زمین ہے۔ وہ اس کے ارکان میں مساوی طور پر تقسیم کر دی جائے گی اور ہر حصہ پر پیرا (۱) اور (ہ) کی دفعات کا اطلاق ہوگا۔

تاہم علیحدہ مالکان کو اپنی اراضی کے انتظام کے لئے ایک دوسرے سے اشتراک کا اختیار ہوگا۔

(نوٹ) کسی اجتماعی ملکیتی ادارے کے ارکان کو دو ماہ کے اندر اندر اس پیرے کی دفعات کے مطابق اپنے اپنے حصہ کی اراضی کی حد بندی کرنے کے لئے کہا جائے گا اس کے بعد ہر حصہ پر پیرا (۱) اور (ہ) کی دفعات کا (جس کی حد بندی کی گئی ہو) پر اطلاق ہوگا۔ ایسی اراضیات جو کسی شوگر مل سے ملحق ہوں۔ اس پیرے کی دفعات سے مستثنے نہیں۔

(باقی)

اہلِ ربوہ سے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کا پُر اثر خطاب

(بقیہ صفحہ اول)

محترم چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا میں نے حسنِ معاشرت اور فرض شناسی کے سلسلے میں باہم تعاون و اخلاص اور قربانی کے جذبے کی یہ چند مثالیں اس لئے بیان کی ہیں کہ تا یہ امر اعادہ کے رنگ میں ایک دفعہ پھر پوری جامعیت کے ساتھ ذہن نشین ہو سکے کہ اس جذبے کو ترقی دے کر ہم حسنِ معاشرت اور بنی نوعِ انسان کی خدمت کے سلسلہ میں اپنی درخشندہ روایات کے سلسلے کو دوام بخش سکتے ہیں اور اس طرح ربوہ میں دنیا کے سامنے صحیح اسلامی معاشرے کا ایک زندہ نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔ اس بارے میں ہمارا نمونہ ایسا ہونا چاہیئے کہ جب کوئی شخص اس علاقے میں سے گذرے اور مشرق کی سمت سے دریائے چناب کو عبور کر کے اس کے مغربی کنارے پر قدم رکھے۔ تو اس کا دل گواہی دے کہ چناب کے مشرق میں اور دنیا آباد تھی اور مغرب میں دنیا ہی اور آباد ہے۔ اسی طرح شمال کی جانب سے اگر کوئی شخص پہاڑیوں کو عبور کر کے اس طرف قدم رکھے تو وہ پکار اٹھے کہ پہاڑیوں کے جنوب میں میں نے ایک نئی دنیا آباد دیکھی ہے جو ہر لحاظ سے ایک مثالی دنیا ہے۔

تعاون و اخلاص اور قربانی کے جذبے کو مزید ترقی دینے کی ضرورت

محترم چوہدری صاحب نے فرمایا یہ صورت حال باہمی تعاون، اخلاص اور قربانی کی روح کو مزید ترقی دیئے بغیر رونما نہیں ہو سکتی۔ اس میں شک نہیں کہ احبابِ جماعت میں یہ روح اور جذبہ موجود ہے اور اس لحاظ سے جماعت بفضلہ تعالےٰ ترقی کر رہی ہے۔ لیکن موجودہ زمانے میں دنیا کے سامنے اسلامی معاشرے کا ایک جیتا جاگتا نمونہ پیش کرنے کے لئے اس روح اور جذبے کو جس اوجِ کمال پر ہونا چاہیئے وہ اس امر کا متقضی ہے کہ ہم پہلے سے کہیں بڑھ کر جد و جہد اور سرگرمی کا مظاہرہ کریں۔ ضروری ہے کہ ہمارے اطفال، ہمارے خدام۔ ہمارے انصار اور ہماری تمام تنظیمیں مل کر اپنے مفوضہ فرائض پوری تندہی سے ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کسی نہ کسی نظام کے ماتحت اپنے فارغ اوقات کے ایک حصے کو اس طرح خرچ کریں کہ ایک طرف تو لوگ انفرادی طور پر اپنے عادات و اطوار اور شمائل و خصائل کے اعتبار سے دوسروں کے لئے ایک نمونہ پیش کرنے کے قابل ہو سکیں اور دوسری طرف یہاں کے کوچہ و بازار۔ گلیاں اور راستے اور اسی طرح یہاں کی عمارتیں اور خالی زمینیں صفائی ستھرائی اور نظافت کا ایک ایسا منظر پیش کرتی ہوئی نظر آئیں کہ گویا ظاہری صفائی کے اسلامی احکام کی بھی جیتی جاگتی تصویر نگاہوں کے سامنے آجائے۔

اس کے لئے یقیناً احباب کو باہمی تعاون سے کام لے کر جذبہ قربانی کے تحت پورے اخلاص کے ساتھ اپنا وقت مفوضہ فرائض اور رفاہ عامہ کے کاموں میں خرچ کرنا ہوگا اور اس کے لئے بطیب خاطر مشقت بھی اٹھانی پڑے گی۔ لیکن اس کے بغیر ہم اسلامی معاشرے کی برکات سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے اور نہ دنیا کے سامنے اسلامی معاشرے کا صحیح نمونہ پیش کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

چند ضروری احتیاطیں اور انکی اہمیت

دوران تقریر میں محترم چوہدری صاحب موصوف نے بعض ایسی احتیاطوں کا بھی ذکر فرمایا۔ جن کو مدنظر نہ رکھنے سے تعاون، اخلاص اور قربانی کی روح نہ صرف یہ کہ ترقی نہیں کرتی بلکہ زوال پذیر ہونے لگتی ہے آپ نے فرمایا یہ امر بہت ضروری ہے کہ ہم اصطلاحات میں الجھنے کی بجائے اس امر کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ کام کس طرح جلد سے جلد ہو سکتا ہے، مثال کے طور پر قواعد اس لئے بنائے جاتے ہیں کہ تا کام میں سہولت پیدا ہو۔ لیکن اگر کوئی شخص قواعد کی پابندی کو ہی کام کو سرانجام نہ دینے کا بہانہ بنا لے تو اس کے صاف یہ معنے ہونگے کہ وہ تعاون، اخلاص اور قربانی کے جذبے سے کام نہیں لے رہا یا وہ اس جذبے کے صحیح مفہوم کو سمجھنے سے عاری ہے کیونکہ جو چیز سہولت کے لئے بنائی گئی تھی اسے وہ کام میں رکاوٹ کا باعث بنا رہا ہے قواعد کی پابندی بھی ضروری ہے۔ لیکن یہ اس طور پر ہونی چاہیئے کہ کام میں کسی قسم کی روک واقع نہ ہو اور کام کم سے کم وقت میں بسہولت انجام پا جائے۔ اس بارے میں خاص احتیاط برتنی چاہئے کیونکہ اس کی اہمیت کو نہ سمجھنے سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ ۲۴ و ۲۵ جنوری ۱۹۵۹ء کی درمیانی شب کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نو مولود کو تندرستی و صحت کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بننے کی توفیق دے۔

محمد اسلم ایاز

کارکن نظارت بیت المال۔ ربوہ

دوسرے یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ بات اتنی فکر والی نہیں ہوتی کہ کام کرنے کے لئے وقت نہیں ہے یا روپے وغیرہ کی کمی ہے۔ فکر والی بات یہ ہوتی ہے کہ وقت اور روپیہ وغیرہ کسی نہ کسی حد تک موجود ہو اور پھر بھی کام کرنے کی توفیق نہ ملے۔ اگر دیکھا جائے تو توفیق ملنا بہت حد تک طبیعت پر منحصر ہوتا ہے اور وہ اس طرح کہ بالعموم کام کرنے کے لحاظ سے دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ ہوتے ہیں جو کام سامنے آتے پر ہمت سے آگے بڑھتے ہیں اور ان کا دماغ فوراً یہ سوچنا شروع کر دیتا ہے کہ یہ کام کس طرح ہو سکتا ہے۔ ایسے لوگ کام کی سرانجام دہی کا کوئی نہ کوئی راستہ نکال لیتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو یکدم یہ سوچنا شروع کر دیتے ہیں کہ کن کن وجوہات کی بناء پر یہ کام نہیں ہو سکتا۔ ان کا دماغ ایسی وجوہات گھڑتا چلا جاتا ہے۔ یہ وجوہات حقیقی نہیں ہوتیں بلکہ کام نہ کرنے کا بہانہ ہوتی ہیں۔ پس طبیعتوں کو ایسا بناؤ کہ جب کوئی کام سامنے آئے تو تمہارا ذہن کام سے بچنے کے بہانے تلاش نہ کرے۔ بلکہ پہلا خیال جو ذہن میں آئے وہ یہی آئے کہ یہ کام ہمارا اپنا کام ہے اور بہر حال ہم ہی نے اسے سرانجام دینا ہے۔ اس کے بعد دماغ اس کے سوا اور کسی طرف منتقل نہ ہو کہ یہ کام کس طرح ہو سکتا ہے۔ فوراً ایسی تدبیریں سوچنی شروع کر دو۔ کہ جس سے وہ کام بآسانی پایۂ تکمیل کو پہنچ سکے جب ذہن کو ان خطوط پر کام کرنے کی عادت ہو جائے گی تو ہر کام کی تکمیل کے نئے نئے راستے کھلتے چلے جائیں گے۔ اور عمل کی توفیق سے تم بہرہ ور ہوتے چلے جاؤ گے اور ہر کام دیکھتے ہی دیکھتے انجام پا جائے گا۔ (باقی)

ربوہ میں جامعہ احمدیہ کی کھیلوں کا آغاز

(بقیہ صفحہ اوّل)

دعا کے ساتھ سالانہ کھیلوں کا افتتاح فرمایا۔ بعد ازاں جامعہ کی دو ٹیموں کے درمیان فٹ بال کا میچ ہوا جس میں مشرقی افریقہ اور انڈونیشیا کے طلبہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور نہایت اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ ان میں سے ایک ٹیم نے دوسری ٹیم پر دو گول کر کے میچ جیت لیا۔ یہ میچ دیکھنے کے لئے احباب بکثرت آئے ہوئے تھے۔ جامعہ کی سالانہ کھیلیں مزید دو روز تک جاری رہیں گی۔

لیڈر

(بقیہ صـ۲)

الجھن سے بھاگ کر کہیں پناہ لینے کی خواہش۔ صرف اضطراری جذبۂ فرار! ایک اپنا مقصدِ وجود نہ سمجھنے اور نہ اس کے سمجھنے کی کوشش کرنے سے انسان اپنے کو کتنا حیران و پریشان اور ہر طرف کتنا ہاتھ پیر مارنے پر اپنے تئیں مجبور پاتا ہے! انسان بہر حال جسم کے ساتھ روح رکھتا ہے اور جسمانی و حیوانی بڑی سے بڑی ترقیاں بھی روح کی گھٹن اور الجھن کے دور کرنے پر قدرت نہیں رکھتیں رہا!" (صدق جدید ۹ رجنوری ۱۹۵۹ء)

اس نوٹ سے جو ایک اور بات واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ آج جو اقوام ترقی یافتہ کہلاتی ہیں۔ ان کی ترقی کا معیار یہ ہے۔ کہ وہاں معیارِ زندگی اس حد تک بلند ہے کہ ضیاع کی حد کو پہنچ جاتا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ یہی وہ اقوام ہیں جو شور مچا رہی ہیں کہ دنیا کی آبادی میں بڑا اضافہ ہو رہا ہے اور جلد ہی ضیق کی سی حالت پیدا ہو جائے گی۔ یہی اقوام اعداد و شمار سے ایک طرف تو آبادی میں اضافہ کے تخمینے شائع کرتی ہیں اور یہی اقوام ہیں جو دوسری طرف سانپ کی طرح خوراک کے خزانہ پر بیٹھی ہیں۔ اس سے کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ دراصل یہ اقوام پسماندہ اقوام کو ایسے تخمینوں سے ڈرا ڈرا کر اپنا منقاد بنائے رکھنا چاہتی ہیں۔

معیارِ زندگی کی بلندی اور پستی دراصل خود انسان کی پیدا کی ہوئی ہے۔ اگر یہ اقوام پسماندہ اقوام کی واقعی خیر خواہ ہوں اور تمام انسانوں کا معیارِ زندگی معتدل حدود تک لانا چاہیں تو یقیناً وہ اس میں کامیاب ہو سکتی ہیں۔ لیکن ایسا تو اس وقت ہو سکتا ہے جب پہلے تمام دنیا میں اخلاقی اقدار بیدار ہو جائیں۔ مگر آج مادہ پرستی کے زمانہ میں اخلاقی اقدار کو محض کوڑا کرکٹ سمجھا جاتا ہے۔ اور حرص و ہوا اتنی ترقی کر گئے ہیں کہ خوراک کا ضیاع برداشت کر لیا جاتا ہے مگر فالتو خوراک ضرورت مندوں کو دینا بجز سیاسی انتفاع کے گوارا نہیں ✢